بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

یاد ہوگا، بین الاقوامی سیرت کانفرنس پاکستان کے تذکرہ میں ہم نے لکھا تھا کہ رابطۂ عالم اسلامی مکۂ مکرمہ نے سیرت النبی پر کتابیں لکھوانے کے سلسلہ میں پانچ انعامات کا اعلان کیا ہے۔ اب قارئین کو یہ سنکر خوشی ہوگی کہ ان میں سے دوسرا انعام جو ہندوستان کے سکہ میں ایک لاکھ روپیہ کا ہے۔ برہان کے نوجوان مقالہ نگار ڈاکٹر ماجد علی خاں لکچرر شعبۂ اسلامیات، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی کو ملا ہے۔ رابطۂ عالم اسلامی کی طرف سے اس کا اعلان ریڈیو کے علاوہ گذشتہ ماہ جولائی کے پہلے ہفتہ کراچی میں جو ایشیائی اسلامی کانفرنس ہوئی تھی اوس میں بھی ہوچکا ہے۔

~~~~~~~~~~

آنعزیز علی گڑھ کے ایم۔ ایس سی ہیں۔ لیکن اون کا طبعی رجحان اسلامیات اور دینیات کی طرف تھا۔ اس لئے یونیورسٹی کے قاعدہ کے مطابق ایم۔ ایس سی کے ساتھ ساتھ فیکلٹی آف تھیالوجی کا امتحان بی۔ ٹی ایچ فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔ اس کے بعد ایم۔ ٹی ایچ بھی فرسٹ ڈویژن میں کیا۔ وہ اس پر ہی قانع نہیں رہے بلکہ ایک عربی مدرسہ میں باقاعدہ دورۂ حدیث کی تکمیل کی، پھر راقم الحروف کی نگرانی میں "اسلام اور سائنس میں زندگی کے تصور کا تقابلی مطالعہ" کے موضوع پر انگریزی میں بڑی محنت اور قابلیت سے ایک تحقیقی مقالہ لکھ کر مسلم یونیورسٹی علیگڈھ سے دینیات میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ آنعزیز کو مطالعہ کتب اور تصنیف و تالیف کا شوق شروع سے رہا ہے۔ چنانچہ اب تک انگریزی اور اردو میں سات آٹھ
~~~~~~~~~~

کتابیں اور بیسوں وقیع اور علمی مقالات لکھ چکے ہیں۔ سیرت پر ان کی یہ کتاب جس پر انعام ملا ہے کافی ضخیم اور انگریزی زبان میں ہے ہم آنعزیز کو ادارہ برہان کی طرف سے اس شاندار کامیابی پر مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت وعافیت کے ساتھ اسلام اور علم کی زیادہ سے زیادہ خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔

اس سلسلہ میں مزید خوشی کی بات یہ ہے کہ رابطہ کے اخبار العالم الاسلامی مورخہ ۷ ار جولائی سے معلوم ہوا کہ اس سلسلہ کا پہلا انعام بھی ہندوستان میں رہا ہے اور وہ جامعہ سلفیہ بنارس کے مولانا صفی الرحمٰن صاحب کو ملا ہے۔ ادارۂ برہان موصوف کی خدمت بھی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

جامعہ دارالسلام عمر آباد جس کو مدراس کے ایک نہایت مخیر اور دیندار بزرگ جناب حاجی کاکا محمد عمر صاحب مرحوم نے ۱۹۲۴ء میں قائم کیا تھا اور جس کو اب ان کے دونوں پوتے کاکا محمد عمر صاحب اور مولوی کاکا سعید احمد صاحب بڑی محنت وجاں فشانی اور دل کی لگن کے ساتھ کامیابی سے چلا رہے ہیں۔ جنوبی ہند کی مشہور اور نہایت وقیع عربی اور علوم دینیہ کی جدید طرز کی درس گاہ ہے۔ اور اس کا فیض ہندوستان کے باہر دوسرے ممالک تک میں پہونچا ہوا ہے۔ گزشتہ سال جامعہ نے اپنا پچاس سالہ جشن منایا تھا جس کا تذکرہ انہیں دنوں برہان میں آیا تھا۔ جشن کے بعد سے ہر لحاظ سے جامعہ کی ترقی کی رفتار بہت تیز ہوگئی ہے۔ نئی نہایت شاندار عمارت بن رہی ہے۔ طلبہ کی تعداد بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ مصر اور سعودی عربیہ نے دو دو مبعوث بھیجے ہیں، اس سال جو طلبا فارغ ہوئے ہیں ان کی ایک خاصی تعداد مزید تعلیم کے لئے ریاض اور مدینہ منورہ جا رہی ہے۔